میخائیل نعیمہ

جنابہ فرزانہ فیروز حبیب ایم۔ اے شعبہ عربی
مسلم یونیورسٹی علیگڈھ

ایک ہمہ وصف ادیب جس کے نغموں میں عقلیت کا عنصر غالب ہے اور شعر میں فلسفہ کی آمیزش ہے۔ ۱۹۰۲ء میں اپنے وطن بسکنتا کو خیرباد کہا اور مدرسہ المعلمین الدرسیہ میں داخلہ لیا۔ مدرسہ والوں نے چار سال بعد اپنے خرچ پر اسے روس بھیجدیا جہاں وہ پانچ سال تک مصروف تعلیم رہا۔ ۱۹۱۱ء میں اس نے شمالی امریکہ کا رخ کیا اور واشنگٹن پہنچا۔ جہاں پہلے سے اس کے دو بھائی موجود تھے۔ ۱۹۱۶ء تک قانون اور ادب کی تعلیم میں مصروف رہا۔ وہاں اس کے تنقیدی مضامین بھی شائع ہوئے اور افسانے بھی۔ نسیب عوضہ نے اسے نیویارک آنے کی دعوت دی اور وہاں پہنچ کر اس نے وہاں کے ادیبوں اور شاعروں سے تعلقات پیدا کرلئے۔ ۱۹۱۸ء میں امریکہ کے محکمہ دفاع میں ملازمت کرلی اور فرانس کے معرکہ جنگ میں شریک ہوئے۔ لڑائی ختم ہوتے ہی ۱۹۱۹ء میں ملازمت سے استعفیٰ دیکر نیویارک واپس آگیا جہاں تیرہ (۱۳) سال قیام کیا اور اس مدت میں ادبی کام کرتے رہے۔ معمولی تنخواہ پر ایک دوکان میں ملازمت کرلی پھر جبران کی وفات کے بعد ان کا جی نہ لگا اور مضامین کے مسودے اور ضروری یادداشتیں ساتھ لیکر ۱۹۳۲ء میں لبنان واپس آگئے۔ میخائیل نعیمہ کی تخلیقات اس کی گہری علمیت وسیع تجربے اور غیر معمولی قوت اخذ پر دلالت کرتی ہیں۔ نثر اور نظم دونوں میں طبع آزمائی کی ہے اور جو کچھ لکھا ہے خوب لکھا ہے۔

نثری کارنامہ | اس کی ادبی زندگی کا آغاز ایسے ماحول میں ہوا جہاں اسے بآسانی ابتدائی سطح پر اخباری مضامین اور کچھ گمنام لکھنے والوں کے مقالات کے علاوہ اور کچھ میسر نہ تھا اسوقت بھی مضامین میں نغمہ ریحانہ کی گونج تھی جبران کے ادب کی شہرت شروع ہو رہی تھی۔ اس نے بھی خوش آگیں مستقبل کی امید میں ادبی کام شروع کیا۔ انتظام و انصرام کی خداداد صلاحیت نے کرپیدا ہوا تھا۔ علمی اور ادبی سوسائٹیوں کی انتظامی ذمہ داری نے اسے ہر حیثیت سے ممتاز بنا دیا۔

میخائیل کی تحریریں بلاغت کا صحیح مصداق ہیں ایک ادیب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "اس کے لفظوں میں اعتدال ہے اور معنی میں گہرائی اور وسعت کی کوئی حد نہیں ہے جدید و قدیم ادب کی پیوندکاری میں وہ اپنی مثال آپ ہے۔ پرانے ڈھانچے میں نئی روح سمونے کا کام بہت کم لوگوں نے اس سے بہتر کیا ہے۔ زندگی اور ادب کے معیاروں کی تصحیح اس نے پوری طرح کی ہے۔ ادبی انقلاب اور عمرانی انقلاب کے دواعی اور اسباب اس کی دو مایہ ناز کتاب الغربال اور المفاخر سے ہم سمجھ سکتے ہیں۔ جبران خلیل جبران اس کی اہم تصنیف ہے جس میں جبران کی شخصیت کو ان کے ادب فن اور فلسفہ کی تحلیل و تجزیہ کے بعد متعارف کرایا ہے اگر یہ کتاب نہ ہوتی تو جبران کے بہت سے مخفی خصائص ہمارے سامنے نہ آتے یہ کتاب صرف سوانح نہیں بلکہ اس کے زمانہ کی علمی اور ادبی تاریخ ہے۔ نثری کارنامہ کی فہرست میں اگر ان کتابوں کے علاوہ دوسری کتابیں نہ ہوتیں تو بھی اس کی شہرت کے لئے کافی تھیں۔ ڈراموں میں "الآباء والبنون" نے غیرفانی مقام حاصل کیا ہے۔ ۱۹۱۸ء میں یہ ڈرامہ پہلی بار نیویارک سے شائع ہوا اور ۱۹۲۲ء میں الغربال کی اشاعت ہوئی۔ اس کی دوسری منظوم اور منثور کتابیں یہ ہیں۔

دیوان ہمس الجفون، کان ماکان، المراحل، مزاکرات الارقش، زاد المعاد، البیادر، لقاء، الاوثان، فی مہیب الریح، صوت العالم، النور والادیجور، مراداد، دروب اور اکابر

ڈرامہ میں الفاظ و محاورات اور زبان کے استعمال میں افراد کا مقام اور مرتبہ کا خاص لحاظ کیا ہے۔ پڑھے لکھے لوگوں کے لئے فصیح زبان میں مکالمہ اور جاہل و کم علم لوگوں کے لئے

عامی زبان کا استعمال ہوا ہے ۔ ناولوں میں عاقر کو سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی سوسائٹی کا سچا نقشہ اس طرح کھینچا ہے جو بہت سی روایتی عادات وحرکات سے نفرت دلاتا ہے

شعری کارنامے | ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۰ء تک پانچ سال انگریزی اشعار کہے اور اپنے تاثرات کا اظہار کیا مگر اب اس کی علمی ترقی اور فکری گہرائی اتنی بڑھ گئی تھی کہ اشعار کے ذریعہ تمام تاثرات اور حقائق کا اظہار مشکل نظر آرہا تھا شعری طاقت کی یہ کمی اس کے بہت سے خیالات اور تاثرات کو اسکے سینہ میں مقید رکھتی تھی ۔ لہذا اس نے شعر کو چھوڑ کر نثر میں لکھنا شروع کیا ۔ اس کا پہلا قصیدہ النہر المتجمد کے نام سے مشہور ہے روس میں قیام کے دوران اس نے روسی زبان میں یہ قصیدہ کہا تھا ۔ نیویارک آکر عربی میں اس کا منظوم ترجمہ لکھا ۔ دریا کے سوکھ جانے کی وجہ سے اس کی طبیعت میں طرح طرح کے اندیشے پیدا ہوئے اور وہ اس سے اس طرح ہم کلام ہوا ۔

یا نہر ہل نضبت میاہک فانقطعت عن الخریر ۔۔۔ ام ہل ہرمت وخار عزمک فانقطعت عن السیر

یا نہر ذا قلبی اراہ کما اراک مکبلا ۔۔۔ ولا فرق الا انک سرت تنشط عن عقالک وہولا

اے دریا کیا تیرا پانی خشک ہو گیا جس سے مرمراہٹ منقطع ہو گئی ۔ یا تو بوڑھا ہو گیا ۔ اور تیرا عزم کمزور ہو گیا جس کی وجہ سے تو نے بہنا بند کر دیا ۔ اے دریا تمہاری طرح میرا دل بھی پابہ زنجیر ہے فرق صرف اتنا ہے کہ تم کبھی اپنی زنجیروں سے چھٹکارا حاصل کر لوگے مگر وہ ایسا نہ کر سکے گا ۔)

الفاظ میں موسیقیت ہے ۔ مروجہ اوزان اور بحور سے کلام آزاد ہے ۔ شعر کو فلسفہ بنا کر بیان کرتا ہے اور اپنے مبہم تاثرات کو سوالیہ نشان بنا کر پیش کیا ہے ۔ زبان سادہ اور صاف ہے اور ترکیب الفاظ تعقید سے خالی ہے ۔ الفاظ سے مفہوم تک رسائی بلا کسی انتظار کے ہوتی ہے ۔ اپنے نفس کو خطاب کرکے کہتا ہے ۔

ہل من الامواج جئت	(کیا تم موجوں سے نکلے ہوئے ہو)
ہل من البرق انفسلت	(یا بجلی سے کوندے ہو)
ام مع الرعد انحدرت	(یا کڑک سے پھسل گئے ہو)
ہل من الفجر انبثقت	(یا صبح کی سفیدی سے پھوٹ پڑے ہو)

ام من الشمس ہبطت	(یا سورج کی بلندی سے آگئے ہو)
ہل من الالحان انت	(ارے تم نغموں کا تار تو نہیں ہو)
انت فیض من الٰہٍ	(پھر تو تم فیض خداوندی ہو)

دوسری تخلیقات | میخائیل نعیمہ کے شذرات و امثال کو کتابی شکل میں بیروت سے شائع کیا گیا ہے اس میں اس کے ایسے افکار شامل ہیں جن کا بیشتر حصہ مہجر میں ہوا۔ چند افکار کا ترجمہ پیش ہے:

(۱) تم نے اپنی عمر خدا کے گھر کی خدمت میں صرف کردی کب گھر کے خدا کی خدمت کروگے؟

(۲) کچھ لوگ سیڑھیوں کی طرح ہیں۔ اس پر چڑھنے والے چڑھتے ہیں اور اترتے ہیں۔ لیکن وہ خود نہ چڑھتے ہیں نہ اترتے ہیں۔

(۳) غلام بادشاہ غلاموں کے ہی بادشاہ ہوتے ہیں۔

(۴) شیر کی موت کے بعد بھی رعب ہوتا ہے اور کتا زندگی میں بھی اس سے خالی ہوتا ہے۔

نعیمہ کی دوسری کتابیں زیادہ تر لبنان میں لکھی گئیں مہجر امریکی سے ان کا تعلق نہیں ہے اس لئے ان کا تعارف وتبصرہ ہماری بحث سے خالی ہے۔

حرفِ آخر | ہم نے گذشتہ صفحات میں اس کی کوشش کی ہے کہ ادب مہجر کا ایک خاکہ اور جائزہ پیش کریں جو جدید عربی ادب میں ایک بڑا اور قیمتی اضافہ ہے۔ ہم نے مہاجرین کے ترک وطن واس کے اسباب، جذبات اور ان کے تاثرات پیش کرکے یہ نتیجہ دینا چاہا ہے کہ وطن کی محبت ایک فطری اور ان مٹ جذبہ ہے جو خارجی و داخلی اثرات کو قبول نہیں کرتا، اس کے بعد ادب وشعر پھر اہم شعراء و ادباء کا تعارف اور ان کے ادب وشعر کے اثرات سے بحث کی ہے۔ اس کا دعویٰ بالکل نہیں ہے کہ اس کا پورا حق ادا کیا ہے مگر اس سے یقیناً یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ ہمارے عربی ادب کا یہ کتنا قیمتی ذخیرہ ہے جس کی جانب ہمیں توجہ مبذول کرنے کی ازحد ضرورت ہے۔